

منہ پر مولا نا محمد اسحاق رونق

ڈاکٹر محمد احمد صدیقی نے اپنی چھوٹی لڑکی (دوسرا) سراج فاطمہ ثریہ کہا

کرم کر رہا، شک لے دیدہ تر سراج فروزاں کی خاموشیوں پر

رُلا چشمِ نم سب کو سہم رُلا تو جدائی میں اسکی قیامت اُٹھا تو

ضیاء بخش ہوگی نہ ہر گز بیاں وہ دوبارہ نظر آئے گی اب کہاں وہ

نہیں چوم سکتا کبھی میں سر اسکا یہ اس زندگی میں سیسرنہ ہوگا

ہوئے ٹکڑے سو میرے قلبِ خیز کے خیز دی جو مرنے کی اُس مہم میں

بسر کرتی ہے اُسکی اب اس طرح ماما شبِ روزِ مضطربِ روزِ گریاں

گریاں کئے چاکِ فرطِ الم میں کیا مبتلا غمگساروں کو غم میں

قریب سکے یہ عورتیں جس قدر میں سبھی نوحہ خواں ہیں سبھی نوحہ گریں

سبھی اُسکے ہمراہ ماتم گناں میں لگتا تارا نکھول سے آنسو رواں ہیں

ذِيكَ خُزْنٍ أَضْرَحْتُ يَقْلِبُهَا بِسَرَّاجِيهِ
 نَيْكِي عَلَيْكَ شَجَرَةً وَتَسْمُهُمُ اللَّيَالِيهِ
 إِنِّ الْإِذْنَيْنِ وَالرَّيْنَيْنِ وَالْحَيْنَيْنِ كَأَوَّيْهِ
 فِي قَلْبِهَا لَزْفَرَةٌ رَائِحَةٌ وَعَادِيهِ
 فِي كُلِّ لَيْلٍ لَا يُلِي لَا بَاكِيهَ إِلَّا هِيهِ
 مِنَ الْكُرُوبِ دَائِمًا فَأَنْهَا لَنْ أَرَكِيهِ
 كَأَنَّهُ تَمَكَّنَتْ يَقْلِبُهَا الزَّيَّانِيهِ
 وَهَلْ عَلِمْتَ مَا هِيهِ فِي الْقَلْبِ تَارُحَامِيهِ
 يَا مَوْتُ مَا أَجْفَاكَ مِنْ مُعَايِدِ جَفَانِيهِ
 مَدَّ عَيْنِي عَنِّي يَا ابْنِي شُونَ عَيْنِي جَارِيهِ
 قَدْ عَيْلَ صَبْرِي يَا ابْنِي فَهَلْ لَنَا مَوْتُ سِيهِ
 وَيْلِي عَلَيْكَ وَيْلَمَةً وَاحْسَرْنَا يَا قَاصِيهِ
 وَمَدَّ مَرَضْتُ بَعْتَهُ إِنِّي فَقَدْتُ الْعَافِيهِ
 أَلْبَقْتُ مَا حَازَتْ يَدِي لَمْ يُعْنِ عَنِّي مَا لَمِيهِ

وہ ہے مشتعل تش رنج و کلفت نہیں پاتا اک لمحہ دل اسکا راحت
 تے غم میں روتی ہی رہتی ہی دن بھر بسکرتی ہے راتیں بیدار ہو کر
 یہ رونے کی آواز پردہ و مضطر لگاتی ہے سودا غ دل پر جگر پر
 ترا درد و غم دل میں ٹھون سر ہے تے غم میں بقیاب شام و صبح ہے
 ہوئی رات تار یک جب در کالی سوا اس کے کوئی نہیں دے والی
 مسلسل غموں سے عجب سبکی ہے شب روز وہ شمع سی جل رہی ہے
 شب روز علم ہے وہ اسکے دل کا فرشتے مسلط ہیں دوزخ کے گویا
 خیر ہے تجھے کچھ یہ کیا ماجرا ہے کوئی شعلہ دل میں ہے جو جل رہا ہے
 کوئی تجھ سالے موت ظالم نہیں ہے عدوئے ستمگار بہتر کہیں ہے
 ہوئی توجہ جب اے بنت خوش رو ہے جا ہے ہیں آنکھوں سے آنسو
 رہا صبر کا بھی نہ باقی سہارا کوئی ہے تسلی مجھے دینے والا
 تری حسرتوں سے رہا میں خالی صد افسوس مجھ سے جدا ہوئی والی
 ہوا جب حملہ وہ تجھ پر مرض کا کبھی میں نے دم بھر نہ آرام پایا
 کیا خرچ میں نے جو کچھ مال و زرقا کوئی فائدہ اس کا لیکن نہ دیکھا

لَمْ يَنْفَعِ الطَّبِيبُ إِذْ أَنْتَ عَلَيْهِ الْقَلْبِيَّةُ
عَاشَتْنَا قَلِيلَةً مُضِيَّةً وَمَضَائِيَّةً
لَكُنْتَ فِينَا مَعَ بَرْقِ فِي السَّحَابِ السَّارِيَّةِ
أَوْ كَالشَّرَازِي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ يَا سِرَاجِيَّةُ
أَوْ كَنَسِيمِ الصَّبْرِ فِي أَيَّامِ حَرِّ حَامِيَّةِ
أَوْ كَزُهَيْرَةٍ تَرَى قَبْلَ الزُّهَاءِ ذَاوِيَّةِ
أَمَا ذَكَرْتَ يَا ابْنَتِي أَوْصَرْتَ أَنْتِ نَاسِيَّةِ
إِذْ جِئْتِ مِنْ كُلِّتِي فَكُنْتَ أَنْتِ آتِيَّةِ
إِلَى أَبِيكَ دَائِمًا بِاسْمَةِ وَسَاعِيَّةِ
دَافِعَةً لِهُمُومِهِ قَمَالَهُ مِنْ أَسِيَّةِ
الآنَ مَنْ يَأْتِي إِلَى صَاحِبِكَا بِنَا بِيَّةِ
الآنَ مَنْ يَسْخَطُنَا مُوَلِّيَا فِي زَاوِيَّةِ
بَعْدَ أَخٍ فَكَارَقْتَنَا فَهَلْ لَنَا مِنْ بَاوِيَّةِ
كَيْفَ نَهَانْتِ عَلَى إِبَائِهِ يَا ذَاوِيَّةِ

نہ پہنچا طبیعتوں سے پھر نفع کوئی قضا دھونڈتی تیرے سر پر جو پہنچی
 تیرے ہمیشہ کی زندگی تھوڑی مدت سراج منیر و منور کی صورت
 یہی ہم میں تو صورت برق مضطر جو غائب ہو بادل میں فوراً چمک کر
 نظر آئی اس طرح اے ماہِ یارہ شبِ تار میں جیسے اڑتا ستارہ
 دمِ صبحِ یصلن گریا میں جیسے نیم سحر تھی ہے ہلکے ہلکے
 مرے پاس مثلِ شکوفہ رہی تو مگر میں کھلے ہائے مرجھا گئی تو
 تجھے یاد کچھ اب ہے لے نیک دختر فراموش یا کر گئی تو سر اسر
 یو نیورشی سے جب آتا تھا میں گھر محبت سے آتی تھی بے چین ہو کر
 ہمیشہ سے پاس یکبارگی تو تیرے وہ کرتی ہوئی دوڑتی تو
 پریشانیوں کو مرے دود کرتی مگر حیف اب ہے نہ غمخوار کوئی
 اب آئے گی میری طرف کوئی ٹھکر وہ پہنچے گی ہنستی ہوئی کون در پر
 خفا ہوگی نہ ٹھکے گی اب کن مجھ سے کھڑی ہوگی اب کون گشتے میں گھر کے
 ہوئی تو بھی بھرائی کے بعد اپنے خست رہا کچھ نہ باقی بجز رنج و حسرت
 مصیبت پہ پھر اک مصیبت یہ آئی کوں تجھ سے کیا حال اے جاؤالی

قَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أَرَكَ لِلْهُمُومِ شَافِيَةً
 وَسَاطَنَتُ أَتَسَا تَصَلِي بِنَارِ حَامِيَةٍ
 لَوْ كُنْتُ فِي مَن بَيْنَنَا فِي رَاحَةٍ وَعَافِيَةٍ
 وَلَمْ يَكُنْ لِي مَا سِوَا مَوْبَهَةٍ مِنْ صَافِيَةٍ
 وَقِطْعَةٍ يَا بَسَةً مِنْ خُبْرَةٍ وَنَاجِيَةٍ
 لَكَ رُبَّ خَيْرٍ مِنْ حَيَاةٍ فِي الْقُصُورِ الْعَالِيَةِ
 هَلْ لَنْ أَرَكَ يَا ابْنَتِي لَا عِيَةَ وَلَا هِيَةَ
 مُفْرِحَةً فَرَحَانَةً سَاعِيَةً وَسَائِيَةً
 وَهَهُنَا لُعْبَابَةٌ وَلَا أَسْرَى مُلَاهِيَةً
 وَكُنْتُ نَوَسَ عَيْنِنَا فَأَيْنَ أَنْتِ نَاوِيَةً
 أَنِّي خَلَلْتُ فِي الثُّرَى وَصِرْتُ فِيهِ ثَاوِيَةً
 سَاكِتَةً صَامِتَةً مَسْرُورَةً وَنَاصِيَةً
 فِي جَوْفِهِ أَلَمْ تَرَي لَيْلَةَ لَيْلِ الدَّاحِيَةِ
 دَعَى نَشْفَكَ نَظْرَةً تَلَطَّفًا بِسَرَّاهِيَةٍ

سمجھتا تھا دل تجھ سے مسرور ہوگا تجھے دیکھ کر میرا غم دور ہوگا
 خیر کب تھی اس کی بسر یوں دنگا کہ پیا تش رنج و غم میں جلوں گا
 اگر ہم میں تو دل کی راحت بھی ہوتی تجھے عیش کے ساتھ صحت بھی ہوتی
 نہ ہوتا مرے پاس اے پیاری بیٹی۔ بجز آب شیریں بجز آب صافی
 جو ہوتا بھی تو خشک روٹی کا ٹکڑا جسے بیٹھ کر گھر کے گوشہ میں کھانا
 تو ہوتا کہیں بہتر اس زندگی سے گزرتی جو محلوں میں فرط خوشی سے
 کبھی کیا نہ دیکھوں گا اے لختِ دل میں تجھے شوق سے کھیل میں مشتعل میں
 وہ خوش کہ ناسب کے وہ خوش ناجی ہیں زیادہ دونا چھے سجھے خوشی میں
 یہ گویا تری دیکھ رکھی ہوئی ہے مگر اس سبب تو کہاں کھلتی ہے
 بتا مجھ کو نورِ نظر تو خدا را کہاں جانے کا کر رہی ہے ارادہ
 پسند آیا کیوں کر یہ گوشہِ حذر کا کہ منزلِ گزریا تو ہوئی نہیں تنہا
 سکوت و خاموشی کا تجھ پر ہے علم مگر کھپ بھی لبِ بزمِ مستم ہے ہر دم
 خیال اسکا کچھ تجھ کو آتا نہیں کیا کہ چھایا ہے اس میں بلا کا اندر
 ورا دیکھنے کی مجھے رہے اجازت زرا راہِ کرم اے سراجِ اپنی صورت

قُلُوبُنَا كَاظِمَةٌ دَائِبَةٌ وَدَا مِيه
اَبِصَّتِ الْعُيُونُ مِنْ اَحْزَانِنَا يَا قَاصِيه
اَلْاَحْيَاءُ فِي عَيْشِنَا اِذَا اَنَّى بِاللِّدَاهِيَه
اَبَدُ مَا لَدَا اِنْدُ اِنَّا الْعُيُونُ يَا كِيَه
حَيَاتُنَا وَ مَوْتُنَا لِمَوْتِهَا مُسَاوِيَه
بَلْ بَعْدُهَا يَا صَاحِبِي لَنَا الْحَيَاةُ هَا وَ يَه
وَمَا طُنْتُ يَا ابْنَتِي اَنَّى اَسْرَاكَ خَافِيَه
وَلَوْ عَلِمْتُ مَا يَبَا مِنْ الْكُرُوبِ الْقَاسِيَه
لَمَا هَجَرْتَنِي وَلَا تَرَكْتَنِي لِدَاهِيَه
تَرْفِقِي تَلَطَّفِي تَرْحَمِي سِرَاجِيَه
عَطَى اَبَاكَ وَعَظَمَ مُفِيدَهُ وَوَافِيَه
اِذَا اَتَتْ بِعَيْنِهَا وَخَاطَبَتْ مُوَاسِيَه
وَاِنَّمَا اَوْصَتْ بِهِ مِنَ الْعَطَاةِ السَّامِيَه
نَصَاحٍ قَدْ رُصِّعَتْ بِالْاَيَةِ الْقُرْآنِيَه

مرا حال یہ سوز غم سے ہوا ہے کہ دل خون ہو کر بہا جا رہا ہے
 ہوئیں غم میں تیرے سفید آنکھیں میری کہاں ہے کہاں تیرا دم بونوالی
 اب اس زندگی کی مجھے کیا مستر جولائی ہو سر پر بلا کی مصیبت
 بغیر اسکے کیا آئے جینے میں لذت رواں ہر دم آنکھوں سے ہو شک حشر
 جیوں یا مردوں ہیں یہ دونوں برابر رہی جب نہ دنیا میں نیک اختر
 پس مرگ دختر کون کیا میں ہمدم حیات دور دراز ہے مثل جہنم
 گماں بھی نہ تھا اسکے نیک بیٹی مرے جیتے جی ہائے تو بولے گی
 خیر تجھ کو ہوتی جو میرے الم کی مرے درد دل کی مرے بچ و غم کی
 تو ہرگز نہ تنہا مجھے چھوڑ جاتی مرے پاس رہتی مرا غم بھلائی
 دل خستہ کو میرے کچھ دے سہارا تلافی ترحم سر اج اب خدا را
 کرے لخت دل کچھ پیر کو نصیحت جو ہو دیر رحمت سرا یا ہدایت
 میں نے کہا تو وہ پھر پاس آئی تسلی تشفی کی صورت بتائی
 وہ پتہ ملیند اور عالی نصیحت کہنے اس نے جو کچھ بطور وصیت
 تھے قرآن کے وہ مضامین سارے جنہیں کر لیں سلیم ایمان والے

تَأْخُذُ بِالْقُلُوبِ قُلْ
كَمَا سَمِعُوا وَأُنصِتُوا
أَلَا أَفْقُ أَفْقُ
أَمَا قَرَأْتَ بَيَّا أَبِى
فَكَفُّ صَبُورًا فِي الدُّنَا
لِيْ تَقُولَ يَا أَبِى
يَا أَهْلَ يَوْمِ الشُّرْهَى
فَفِيهِ مَا قَدْ مَنَّهُ
أَتَى ظَنَنْتُ أَنْ أَكُونَ
تَمَّا كَيْ تَكُونَ دَاخِلًا
وَتَحْتَهَا تَرَى الْعُيُونَ
فَاشْرَبْ وَكُلْ بِمَا عَمِلْتَ فِي الْقُرُونِ الْخَالِيَةِ
رِزْقًا هَنِيئًا سَائِغًا
وَأَنَا مَوْقِي يَا أَبِى
مَشِئَةً إِلَهِيَّةً

يَعْمَلُ بِهَا أَنَا سَيِّئُ
أَشَدُّهَا كَمَا هِيَ
أَقْلُ أَنَا عَلَانِيَةً
أَبَّ النَّفُوسَ فَانِيَةً
عَلَى الْخُطُوبِ الْغَاشِيَةِ
بَعْدَ الْحَيَاةِ الْفَانِيَةِ
وَمَا قَرَأْتُ أَكْتَابِيَهُ
مِنَ الْفِعَالِ الْعَالِيَةِ
لَا قِيًّا حِسَابِيَهُ
جَنَانًا عَالِيَهُ
وَالنُّهْورُ جَارِيَهُ
فِي الْقُرُونِ الْخَالِيَةِ
مِنَ الْقُطُوفِ الدَّائِيَةِ
مَشِئَةً إِلَهِيَّةً

جو چہ جائز لہیں شے تماشینو عمل جن پر کرنا ہے لازم بشیر
 ستو خاشی سے جو میں سن چکا ہوں عیاں ہو ہو اُس کو میں سہا ہوں
 کہا ہوش میں پہلے آپ اپنے آئیں تو پھر میں کہوں بر ملا ساری باتیں
 یہ غمون قرآن میں توڑ چاہے جو ہے صاحب نفس اُس کو فنا ہے
 بسر کھینچے آپ صبر و خوشی سے کروں عرض جو کچھ خیال اس کا رکھے
 کہ میدان محشر میں جس وقت آئیں تو آپ اہل محشر کو دیکھیں وہ راہ
 کہ اے حشر والو اِدھر آؤ دیکھو عمل نامہ اچھی طرح میرا پڑھ لو
 مرے جتنے اعمال میں ہیں لکھے خدا کے کرم سے وہ سب اچھے نکلے
 مجھے خون دنیا میں ہر لحظہ پہنچتا حساب اپنے کاموں کا دنیا پر لگا
 تو پھر آپ محشر سے شاداں علیں گے بہشت بریں میں قامت کریں گے
 کہ پائیں ہیں جس کے نرے روا ہیں وہ بیتے ہوئے چشمے لاکھوں جہاں ہیں
 خور و نوش کے واسطے پھر ملے گا صلہ عدا صنی کے حسن عمل کا
 طوام لذیذ اور رزق گوارا جو لکھے ہوئے خوشیوں سے کیا ہے کما
 کہوں وجہ کیا اور اپنی قصدا کی مشیت خدا کی غنی مرضی خدا کی

حَتَّى الْمَعَادِ فَإِن تَنْظُرْ فَإِن تَنِي لَلْآ قِيَّةِ
فَلَا تَنْمُ وَلَا تَنْحُ وَلَا تَكُنْ فِي الْغَاوِيَةِ
فَإِنَّهَا مَعْصِيَةٌ إِلَى الْجَحِيمِ دَاعِيَةٌ
أَمَّا الْفِعَالُ الْبَاغِيَةُ فَلَنْ تَكُونَ نَاجِيَةٌ
أَصْبَحَ إِلَى آتِنِي عَنْ الْمَعَاصِي نَاهِيَةٌ
إِنَّ الْأُنَاسَ أَجْمَعِينَ فِي الْعُصُورِ الْمَاضِيَةِ
لَمَّا عَصَوْا فَأَهْلَكُوا فَهَلْ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ
فَاعْصِلْ لَهْوِي وَارْمِ مَعَا صِيهِ بَعِيْنِ قَالِيَةٍ
أَلَا تَرَى عَادًا أَنَا هُلِكُوا بِرِيحِ عَاتِيَةٍ
كَأَنَّهُمْ بِدُنُوبِهِمْ أَحْمَازُ تَحُلُ خَاوِيَةٍ
فَبِي تَمُودُ إِذْ عَتَوْا كَمَا تَرَى بِالطَّاعِنَةِ
فَهَلْ هَذِهِ تَذَكُّرَةٌ فَعُوا بِأَذْنِ وَاعِيَةٍ
طُوبَى لِمَنْ يَحْفَظُهَا فَإِنَّهَا لَكَا فَيَّةِ

کریں جس تک انتظار آپ میرا ملوں گی وہاں ہیں کتنی ہوں عذر
 نہ ماتم مرا کیجئے آپ اصلاً غلط راہ چلئے نہ ہرگز خدارا
 یہ راستہ ہے وہ جس پہ چلنا خطا کہ سوائے جہنم یہ سیدھا گناہ ہے
 جو قوس جہاں میں خدا کی ہیں پائی نجات اُن کی روز قیامت ہوگی
 مری بات سنئے ذرا گوش دل سے خطائوں سے بچئے گناہوں سے بچئے
 وہ افراد انسان کے جس قدر تھے گزشتہ زمانے میں جتنے بشر تھے
 خدا کی اطاعت سے جب سرکشی کی رہا پھر دنیا میں ان میں اک بھی
 لندا گناہوں سے بچتے رہو تم اور ان کو حقارت دیکھا کرو تم
 رہے غاصد دالے جہاں میں باقی فنا ہو گئے جب ہوا سخت آبی
 مئے اپنے جرموں کے باعث وہ ایسے درخت آندھبوں میں کھڑے جیسے
 نمود اپنے ہاتھوں ہلاکت کو پہنچے گناہوں میں حد سے بہت بڑھ گئے تھے
 یہ پند نصیحت ہیں قابل عمل کے ستو گوش دل سے ستو گوش دل سے
 خدائے تبارک اسے شاد رکھے مری اس نصیحت کو بویاؤ رکھے

وقال ايضا

ذَهَبْتُ يَوْمًا حَزِينًا إِلَى الْقُبُورِ الْيَاسِيَةِ
مُوحِشَةً سَاكِنَةً حَيْثُ تَوَتُّ شِرَاجِيَّةٌ
قُلْتُ الْخَيْرَانِ لَهَا وَالْعَبْرَاتُ جَارِيَةٌ
يَا سَاكِنِي دَارِ الْبِلَى مَدْحِشَةً وَخَالِيَةً
هَلْ فِيكُمْ مِنْ خَابِرٍ عَنْ تَوْرَاعِيْنِي الْبَاكِئَةِ
هِيَ الَّتِي عَاشَتْ مَعِيَ فِي نَعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ
الآنَ فِي جَوَارِكُمْ مُقِيمَةٌ وَثَاوِيَةٌ
فَلَمْ يُجِيبُونِي فَأَبْتُ بِالدُّمُوعِ الْجَارِيَةِ
إِذَا أَضْرَمُوا الْبُرْكَانَ نَشْرًا حَرَقُوا إِلَّا مَا بَيْنَا
فَيُخْرِجُ اللَّهُ لَهُمْ وَهَذِهِ دُعَائِيَّةٌ

201
Session No. 201
= : (نامی پریس ۱۳۱۱ شاعری الہ آباد) :